سوال

(22) اسلام اور قرآن مجید کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ پروفیسر مسٹر محمد رفیق ومسز ثریا گورنمنٹ کالج لاہور نے طلباء کیلیے ایک کتاب نصابی طور ہر لکھی ہے جس میں درج ذیل مسائل پر قرآن و حدیث کی صریحاً مخالفت کی ہے۔

(1) نمازوں میں اب بھی کمی ہو سکتی ہو۔

(2) رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہوچکا ہے نئے حیات کو اپنانا ہو گا۔

(3) نبی کریم ﷺ کو موسیقی وغیرہ پسند تھی۔

(4) قرآنی تعلیمات اصلی نہیں ہیں۔

(5) احادیث نبویہ ﷺ کو عمومی حیثیت دینا غلط ہے۔

(6) روزہ آج کے دور میں ضروری نھیں ہے۔

(7) من مرضی کے اجتہاد کی اجازت ہے۔

(8) دنیا آزمائش گاہ نہیں ہے۔

(9) سور اتنے پلید نہیں جتنے سمجھے جاتے ہیں۔ ہم کس کو خنزیر کہتے ہیں تو لوگ اچھے معنی نہیں لیتے۔ سور کا گوشت عمدہ ترین غذا اور کئی بیماریوں کا علاج ہے۔

(10) سوروں کے بارے میں یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ وہ عام جانوروں سے چالاک، پھرتیلے اور بہادر ہوتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر اگر کسی آدمی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو اس کو سور کہنا ٹھیک ہے۔

(11) لوگوں کو شادی کیلیے تین سال کا معاہدہ کرنا چاہیے۔ لڑکیوں اور لڑکوں کا اختلاط کسی خطرے کا موجب نہیں بلکہ قابل استحسان بات ہے۔ کیا ایسے نظریات کا حامل انسان مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں؟ شریعت میں ایسے انسان کا کیا حکم ہے کہ مرتد ہے واجب القتل ہے اور اگر اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کرلے تو کیا ان کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ شرعی فتویٰ صادر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحیت سوال ایسا عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ بوجہ دائرہ اسلام سے خارج اور ان کا یہ الحاد بکنار کتاب جلادینے چاہیے۔

(الف) اس لیے کہ پانچ نمازیں اللہ عزّوجل کی مقرر کردہ فرض ہیں جیساکہ صحیح البخاری باب کیف فرجت الصلوٰۃ فی الاسراء

(1) میں حضرت یونس کی مشہور حدیث میں ہے۔

فقال ہی خمس وہی خمسون لایبدل القول لدی (ج1ص51)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھنے میں تو یہ پانچ ہیں مگر ثواب پچاس نمازوں کا ملے گا اور میرا فیصلہ کسی تغیر وتبدل کو قبول نہیں کرتا۔''

(2) حضرت انس کی دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

فقال أنشدک باللہ امرک ان تصلی الصلوت الخمس فی الیوم واللیلة قال اللھم نعم. (صحیح البخاری ج1ص15)

کہ حضرت ضمام بن ثعلہ نے سوالات کا سلسلہ شروع رکھتے ہوئے کہا میں آپ کو اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ھے؟ تو آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں واقعی حکم دیا ہے۔''

اس مضمون کی اور بھی متعدد احدیث اہل السنن نے روایت فرمائی ہیں۔ ان احدیث صحیح صریحہ مرفوعہ متصلہ غیر محللہ ولا شاذ سے کنیمر وزثابت ہوا کہ پانچ نمازیں خود اللہ عزوجل کی فرض اور مقرر کردہ ہیں۔ لہٰذا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں اب بھی کمی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی فیصلہ کا انکار کرنا ہے اور انکار بلاشبہ کفر ہے۔ فافہم ولاتکن من القاصرین الجاحدین

ثانی: اس لیے ان کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہوچکا ہے نئے نظام حیات کو اپنانا ہوگا۔ محض غلط وناطل ہے اور سراسر کفر والحاد اور زندقہ ہے۔ کیونکہ اسلام کا نظام حیات وہ ابدی نظام حیات ھے جو کبھی فرسودہ نہیں ھوگا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ وَمَا اختَلَفَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ إِلّا مِن بَعدِ ما جاءَهُمُ العِلمُ بَغيًا بَينَهُم وَمَن يَكفُر بِـٔايـٰتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَريعُ الحِسابِ ﴿١٩﴾... سورة آل عمران

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ﴿٨٥﴾... سورة آل عمران

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

أَفَغَيرَ دينِ اللَّهِ يَبغونَ وَلَهُ أَسلَمَ مَن فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ طَوعًا وَكَرهًا وَإِلَيهِ يُرجَعونَ ٨٣ ... سورة آل عمران

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

يُريدونَ أَن يَتَحاكَموا إِلَى الطّٰغوتِ وَقَد أُمِروا أَن يَكفُروا بِهِ ... ٦٠ ... سورة النساء

لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الكٰفِرونَ ٤٤ ... سورة المائدة

جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمونَ ٤٥ ... سورة المائدة

اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الفٰسِقونَ ٤٧ ... سورة المائدة

اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔

پہلی تین آیات سے جہاں یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام حیات اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں وہاں چوتھی آیت میں طاغوت یعنی غیر اسلامی نظام حیات کیساتھ کفر کرنے اور اس کو مسترد کردینے کو ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے اور پھر آیت نمبر 7،6،5 میں ایسے لوگوں کو جو اسلام کے نظام حیات کو فرسودہ قرار دے کر غیر اسلامی نظام زندگی اختیار کرنے والوں کو دو ٹوک اور غیر مبہم الفاظ میں پکے کافر، ظالم، بدکار اور فاسق کہا گیا ہے۔

ثالث: اس لیے کہ یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کو موسیقی پسند تھی۔ یہ نبی ﷺ پر بہتان اور افترا ہے کیونکہ آپ ﷺ مبعوث ہی اسی لیے ہوئے تھے کہ آلات موسیقی گانا بجانا اور لھوالحدیث کی تمام متعلقات کو مٹایا جائے جیساکہ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بعثت لمحق المزامیر والمعازف۔ (مشکوۃ)

میں باجا گاجا اور کھیل کو دمٹانے کیلیے مبعوث ہوا ہوں۔

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦ ... سورة لقمان

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

حضرت حسن لہوالحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

کل ماشغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغنا ونحوہا. (روح المعانی)

یعنی لھوالحدیث ہر وہ چیز ہے جواللہ عزوجل کی عبادت سے اوراسکی یاد سے ہٹانے والی ہو جیسا کہ فضول قصہ گوئی ہنسی ٹھٹھول کی باتیں واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں :

لما ذکر تعالی حال السعداء, وہم الذین یہتدون بکتاب اللہ وینتفعون بسماعہ, کما قال تعالی : {اللہ نزل أحسن الحدیث کتاباً متشابہاً مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم إلی ذکر اللہ} الآیۃ, عطف بذکر حال الأشقیاء الذین أعرضوا عن الانتفاع بسماع کلام اللہ وأقبلوا علی استماع المزامیر والغناء بالألحان وآلات الطرب, کما قال ابن مسعود فی قولہ تعالی : {ومن الناس من یشتري لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ} قال : ہو واللہ الغناء (تفسیر ابن کثیر ج3 ص 457)

یعنی سعدآء اور مفلحین کے مقابلہ میں ان اشقیاء کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنی جہالت اسلام دشمنی اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن مجید چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے یا دوسری واہیات وخرافات میں مستغرق ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ان غیر شرعی مشاغل اور تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین سے اور اس کے ذکر سے برگشتہ کر دیں اور دین کی باتوں کا خوب مذاق اڑائیں جیسے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ لھوالحدیث سے مراد موسیقی اور آلات طرب اور گانا بجانا مراد ہے اور حجرت عبداللہ بن عباس، جابر، عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد مکول عمرو بن شعیب علی بن بذیمہ حسن بصعی جیسے اساطین علم وفضل کا بھی یہی قول ہے

اس میں قصے کہانیاں افسانے ڈرامے ،ناول، جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار اخبارات سب ہی آ جاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، وڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی رنڈیاں بھی اس مقصد کیلیے خریدی تھیں تاکہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلاتی رہیں تاکہ قرآن واسلام سے دور رہیں اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آ جاتی ہیں جو آجکال فنکار، فلمی ستارے اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب، خوشنما اور دلفریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں ان کی سرپرستی اور حصلہ افزائی کرنے والے ارباب اختیار، ادارے اخبارات کے مالکان اہل قلم اور فیچر نگار بھی اسی عذاب مبین کے مستحق ہوں گے۔(احسن البیان ص538و539)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی ہر گز پسند نہیں تھی۔ لہٰذا ان نالائق مصنفین کا یہ لکھنا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی پسند تھی یہ آپ کی ذات اقدس پر نرا بہتان اور سرا سر افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان اور افتراء کرنے والا کافر اور جہنمی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے بدبختوں کا انجام بدبیان کرتے ہوئے فرمایا :

(1) :۔ حضرت علی کہتے ہیں :

قال النبی ﷺ لاتکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار. (صحیح البخاری ج1 ص21)

(2) :۔ حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا :

من کذب علی فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً)

(3) :۔ حضرت انس فرماتے ہیں :

ان النبی ﷺ قال من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً)

ان تینوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اس نے اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنا لیا۔

(4) : عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت النبی ﷺ یقول من یقل علی مالم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار. (حوالہ مذکورہ)

حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ھوئے سنا ہے جو شخص مجھ پر ایسی بات کہے جو میں نے نھیں کہی تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔

یہ حدیث لفظاً و معناً متواتر ہے صحیح و حسن اسناد کے ساتھ 30 صحابہ کرام سے مروی ہے شیخ ابو محمد جوینی اور شیخ ابن منیر نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کو کافر کہا ہے اور واقعی ایسا بد بخت کافر ہے۔

رابع : ۔ اس لیے کہ قرآن کی تعلیمات کو اصلی تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے بھی انسان کافر ہو جاتا ھے۔ کیونکہ ان نالائق لوگوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے : ۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الهَوىٰ ٣ إِن هُوَ إِلّا وَحىٌ يوحىٰ ٤ ... سورة النجم

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

(2) : ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

إِنَّ عَلَينا جَمعَهُ وَقُرءانَهُ ١٧ فَإِذا قَرَأنٰهُ فَاتَّبِع قُرءانَهُ ١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَينا بَيانَهُ ١٩ ... سورة القيامة

''اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے، ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں، پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔''

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں : یعنی اس مشکل مقامات کی تشریح اور حلال و حرام کی توضیح یہ بھی ہمارے ذمے ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے مجملات کی جو تفصیل، مبہمات کی توضیح اور اس کے عمومات کی جو تخصیص بیان فرمائی ہے جسے حدیث کہا جاتا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے ہی الہام اور سوجھائی ہوئی باتیں ہیں۔ اس لیے ان کو بھی قرآن کی طرح ماننا ضروری ہے۔ (احسن البیان)

یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو یہ یقین دہانی کررارہا ہے کہ اس قرآن کا آپ کو یاد کرانا اور اس کے علوم و معارف آپ پر کھولنا اور آپ کی زبان سے دوسروں تک پہنچانا ان سب باتوں کے ہم ذمہ دار ہیں۔

إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَإِنّا لَهُ لَحٰفِظونَ ٩ ... سورة الحجر

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شریر اور احمق لوگوں کو للکار رہا ہے جو قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہیں اور اس کا مذاق اڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس قرآن کو اتارنے والے ہم ہی ہیں اور ہم ہی نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ھے۔ اور قیامت تک اس کو ہر طرح کی تحریف لفظی اور معنوی سے محفوظ و مامون رکھنے کا ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ زمانہ کتنا ہی بدل جائے مگر اس کے اصول و احکام کبھی تبدیل نہیں ہوں گے۔ حفاظت قرآن کے متعلق یہ عظیم الشان وعدہ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقہ سے پورا ہو کر

رہاکہ جیسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب، مغرور مسلم اہل قلم سکالروں کے سرنیچے ہوگئے۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں پرعر تمام حجت کیلیے غیر سکالروں کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں :

(1) :۔ لارڈمیور جیسا متعصب انگریز کہتا ہے : جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کیطرح بارہ (اب چودہ) صدیوں تک ہر قسم کی تحریف (لفظی اور معنوی) سے پاک رہی ہو۔

(2) : ڈاکٹر گبن : اپنی تاریخ میں لکھتا ہے : قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگاتک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت ہے۔ اور ایسے دانش مندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

(3) :۔ مسٹر مارماڈیوک پکھتال نے اسلام اور ماڈرن ازم پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ہے :

وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور پیغمبر اسلام (ﷺ) نے سکھلائے وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں۔ اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں۔ گذشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو خبت کر دیا ہے حالانکہ اس قسم کے تمامی امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے۔

نوٹ۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والے اور مقلدین حضرات غور فرمائیں۔ دیکھیں کہ کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا؟

(4) :۔ موسیو سید لوفرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب میں لکھتے ہیں کہ : اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے اسلام کو جو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب واصو لحکمت وفلسفہ موجود ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ا) صدق اللہ تعالیٰ انزلہ بالحق ونزل

یا للعجب : یہ بات کتنی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے کہ مسٹر میور جیسے متعصب مستشرقین اور اسلام کے ازلی مخالفین تو اسلام کے پش کردہ اخلاقی، تمدنی، عدالتی، اور سیاسی نظام کو سراہتے اور خراج تحسین پش کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔ قرآن کو ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے پاک قرار دیتے ہیں اور شریعت اسلامی کو دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارے نام نہاد مسلم دانشور اور مغرب گزیدہ مصنفین اسلامی نظام کو فرسودہ اور قرآنی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہوئے شرم نہیں کرتے۔ یا للعجب، یا للعقول الطائشہ

اتنباہ : یہ بھی یاد رہے کہ توحید رسالت نماز اور روزہ کا تارک نہ صرف کافر اور مرتد ہے بلکہ مباح الدم بھی ہے۔ جیساکہ حدیث میں ہے :

عن ابن عباس قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیھن أسس الاسلام من ترک واحدۃ منھن فھو بھا کافر حلال الدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلاۃ المکتوبۃ وصوم رمضان (رواہ ابو یعلی باسناد حسن الترغیب والترھیب ج 2 ص 110)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اسلام کی مرکزی جڑ اور دین کی بنیادیں تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑنے والا حلال الدم کافر ہوگیا۔ ایک اللہ کی واحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دوسری فرض نماز اور تیسرے رمضان کے روزے۔

لہٰذا مذکورہ عقائد کا حامل نہ صرف کافر و مرتد ہی بلکہ توبہ نہ کرنے کیوجہ سے مباح الدم بھی ہے، مگر یہ کام حکومت کی صوابدید پر موقوف ہے یعنی سزا کی زمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے وہ جانے اور اس کا کام۔

مگر

ہم کوشاہوں سے عدالت کی توقع تونہیں

آپ کہتے ہیں توزنجیر ہلادیتے ہیں

سابع : اسی طرح دنیاکوآزمائش گاہ تسلیم کرنا بھی کفر کو مستلزم ہے ۔ کیونکہ قرآن میں دنیا کوآزمائش گاہ کہا گیا ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

وَلَنَبلُوَنَّكُم بِشَىءٍ مِنَ الخَوفِ وَالجوعِ وَنَقصٍ مِنَ الأَمو‌ٰلِ وَالأَنفُسِ وَالثَّمَر‌ٰتِ وَبَشِّرِ الصّـٰبِرينَ ١٥٥ ... سورة البقرة

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے ، دشمن کے ڈر سے ، بھوک پیاس سے ، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اوران صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے ۔

وَنَبلوكُم بِالشَّرِّ وَالخَيرِ فِتنَةً ٣٥ ... سورة الأنبياء

ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں ۔

الَّذى خَلَقَ المَوتَ وَالحَيو‌ٰةَ لِيَبلُوَكُم أَيُّكُم أَحسَنُ عَمَلًا وَهُوَ العَزيزُ الغَفورُ ٢ ... سورة الملك

جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے ، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے ۔

فَأَمَّا الإِنسـٰنُ إِذا مَا ابتَلىٰهُ رَبُّهُ فَأَكرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقولُ رَبّى أَكرَمَنِ ١٥ وَأَمّا إِذا مَا ابتَلىٰهُ فَقَدَرَ عَلَيهِ رِزقَهُ فَيَقولُ رَبّى أَهـٰنَنِ ١٦ ... سورة الفجر

انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا ، اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا) ۔

ان چاروں آیات میں دنیا کی آزمائش گاہ ہونے کا ایسا کھلا ثبوت ہے کہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے ۔ لہٰذا اس کا انکار کفر ہے ۔

ثامن : ۔ ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی آٹھویں وجہ خنزیر کے گوشت کی تعریف کرنا اور اس کو عمدہ ترین کہنا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو نجس اور خاص کر اس کے گوشت کو قرآن میں چار مقامات پر بڑے کھلے اور دو توک الفاظ میں حرام کہا :

(1)..... إِنَّما حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ وَالدَّمَ وَلَحمَ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ بِهِ لِغَيرِ اللَّهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ باغٍ وَلا عادٍ فَلا إِثمَ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ١٧٣ ... سورة البقرة

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے وا اور زیادتی کرنے وا نہ ہو ، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے وا مہربان ہے ۔

(2)..... حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ ٣ ... سورة المائدة

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو ۔

(3).......... قُل لا أَجِدُ فى ما أوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلىٰ طاعِمٍ يَطعَمُهُ إِلّا أَن يَكونَ مَيتَةً أَو دَمًا مَسفوحًا أَو لَحمَ خِنزيرٍ فَإِنَّهُ رِجسٌ أَو فِسقًا أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضطُرَّ غَيرَ باغٍ وَلا عادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفورٌ رَحيمٌ

١٤٥ ... سورة الأنعام

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور و رحیم ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١١٥ ... سورة النحل

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے وا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے وا رحم کرنے والا ہے۔

ان چاروں نصوص صریحہ میں خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور بالخصوص آیت نمبر 3 میں نہ صرف اس گوشت کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کو پرلے درجہ پلید اور گندہ جانور بھی کہا گیا ہے۔ لہٰذا ایسے گندے اور حرام جانور کے گوشت کی تعریف و تحسین بلاشبہ کفر بواح ہے۔

انتباہ:۔ خنزیر کو صرف قرآن کریم ہی نے حرام قرار نہیں دیا بائبل اور ہندوں کی مشہور کتاب منوسمرتی میں بھی اس کی حرمت بیان ہو چکی ہے۔

شیخ الاسلام ثنا اللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں لحم خنزیر کی حرمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے تصریحاً فرماتے ہیں:

خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی صراحت بائبل اور منوسمرتی میں بھی ہے

علامہ یوسف قرضاوی، قطر، عرب کے ممتاز مصنف اور محقق اور عالم اسلام کی مشہور شخصیت ہیں۔ سور کے گوشت پر تبصرہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

تیسری (حرام) چیز سور کا گوشت ہے جو طبع سلیم کے نزدیک نجس ہے اور اس سے اسے نفرت ہے کیونکہ سور کی مرغوب غذا نجاست اور کوڑا کرکٹ ہے۔ طب جدید کی رو سے اس کا کھانا ہر خطہ میں اور خاص کر گرم ممالک میں سخت مضر ہے اور سائنسی تجربات نے ثابت کیا کہ سور کا گوشت کھانے سے خاص قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو بڑے مہلک ہوتے ہیں اور معلوم نہیں مزید کیا کیا اسرار منکشف ہوں گے۔ محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ سور کا گوشت ہمیشہ کھاتے رہنے سے غیرت کم ہو جاتی ہے۔ (الحلال والحرام فی الاسلام ص60)

اس سلسلہ میں اور بھی حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں جن میں غیر مسلم اور مخالفین اسلام نے قرآن کی تعلیمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا انکار سراسر کفر بواح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیسوں مقامات پر قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ١٣٦ ... سورة النساء

جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ٤ ... سورة الفرقان

اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا کھڑا کھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے ، دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتا سر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں ۔

وَإِذا تُتلىٰ عَلَيهِم ءايـٰتُنا بَيِّنـٰتٍ تَعرِفُ فى وُجوهِ الَّذينَ كَفَرُوا المُنكَرَ ‌ ٧٢ ... سورة الحج

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہوا کہ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے ۔

شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں یہ تصریح فرماتے ہیں : قرآن کا منکر دو طرح سے ہوتا ہے ایک اس کو منزل من اللہ نہ جاننے والا اور دوسرا اپنے حق میں واجب العمل نہ جاننے والا یہ دونوں کافر ہیں ۔ (فتاوی ثنائیہ ج1 ص160)

خامس : اس وجہ سے بھی ایسا آدمی خارج از اسلام ہے کہ اس نے احادیث نبویہ ﷺ کی عمومی حیثیت کا انکار کر کے دراصل حجیت حدیث کا انکار کیا ہے جبکہ حدیث کا حجت شرعی ہونا متعدد آیات بینات سے ثابت ہوا ہے ۔ چند ایک آیات اتمام حجت کے طور پر پیش خدمت ہیں

إِنّا أَنزَلنا إِلَيكَ الكِتـٰبَ بِالحَقِّ لِتَحكُمَ بَينَ النّاسِ بِما أَرىٰكَ اللَّهُ ۚ وَلا تَكُن لِلخائِنينَ خَصيمًا ١٠٥ ... سورة النساء

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو ۔

بِالبَيِّنـٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلنا إِلَيكَ الذِّكرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيهِم وَلَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ ٤٤ ... سورة النحل

دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں ۔

وَما يَنطِقُ عَنِ الهَوىٰ ٣ إِن هُوَ إِلّا وَحىٌ يوحىٰ ٤ ... سورة النجم

اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں ، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے ۔

ان تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات و ارشادات (احادیث نبویہ ﷺ) بھی وحی الہی پر مبنی ہیں اور قرآن کی تفسیر و توضیح ہیں ۔ لہٰذا حجیت حدیث کا انکار دراصل وحی الہی کا انکار ہے اور وحی الہی کا انکار کفر و الحاد اور زندقہ ہے ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ احادیث رسول ﷺ کی عمومی حیثیت سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔

سادس : ان نالائق اور بدقسمت لوگوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ روزہ کی فرضیت کا بھی انکار ہے جو کہ دراصل قرآن کا انکار ہے کیونکہ روزہ بنص قرآن فرض ہے جیسا کہ فرمایا :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣ ... سورة البقرة

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ۔

اور یہ طے شدہ بات ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو شک ہے اور نہ اختلاف کہ جس طرح پورے قرآن کا انکار کفر ہے اسی طرح اس کی ایک آیت بلکہ ایک جملہ اور ایک حرف اور اور کسی ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے ۔

تاسع : ۔ ان لوگوں کے کفر کی نویں وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ کے بنائے ہوئے ازدواجی قوانین کے خلاف نکاح کیلئے تین سال کے معاہدہ کی بات کر رہے ہیں جو کہ اللہ کے بنائے ہوئے

قانون میں مداخلت بے جا ہے :

أَم لَهُم شُرَكـٰؤُا شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ وَلَولا كَلِمَةُ الفَصلِ لَقُضِىَ بَينَهُم وَإِنَّ الظّـٰلِمينَ لَهُم عَذابٌ أَليمٌ ٢١ ... سورة الشورى

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں اور اللہ کے احکام کے خلاف فیصلہ دینا کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ نالائق مصنف دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ہاں توبہ خالص کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں ورنہ مرتد ہی رہیں گے۔ توفیق دینے والا اللہ عزوجل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص171

محدث فتویٰ